سوال

اولیاء الرحمان اوراولیاء الشیطان میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر کوچندایک شبہات نے ورطۂ اضطراب میں ڈال رکھا ہے ۔ یہ جب میرے دماغ میں انتہائی صورت میں مستحکم ہوتے ہیں تو میراایمان خطرے میں پڑجاتا ہے ۔ مبادامیں کہیں ہلاک ہوجاؤں ۔ آپ میری پوری تشفی فرمائیں ۔ ہمارے علاقے میں ایک آدمی موسوم مہرشاہ گزراہے جس کی کرامات بین طورپرآج بھی ظاہرہیں ۔ جن کا شیطانی اولیاء سے ظہورپذیرہونا ناممکن ہے اوریہ شخص شریعت کا سخت دشمن تھا ۔ شراب نوشی کا عادی ،افیون کارسیا غرضیکہ کل منشیات اس کا معمول تھا ۔ نمازروزہ اداکرنا توکجا بلکہ اس کی مخالفت کرتا تھا ۔ کتوں کے ساتھ ہمیشہ اکٹھا بیٹھ کرکھانا کھایا کرتا تھا ۔ اس کے بغیرکھاتا ہی نہ تھاخواہ کتنے روزفاقہ کشی کرنی پڑے ۔ اب میں اس کی کرامات سلسلہ واربیان کرتاہوں ۔

کرامت1 :

پیرمہرشاہ ایک گاؤں سے گزررہاتھا دوعورتوں نے اسے آگھیرااوربہت منت سماجت کی کہ ہمارے گھراولادنہیں ہمیں اولاد دو۔ پیرصاحب نے اردگرد دیکھا توایک کاغذنظرپڑا۔ اس کواٹھاکرویسے ہی ایک کوئلہ سے لکھنے لگا اوردوتعویذتیارکیے ۔ اوردونوں تعویذاکٹھا کرکرتے وقت پھٹ گئے اورایک ایک کرکے دونوں عورتوں کوبانٹ دیے اورکہاجاؤ تمہارے گھرسال کے اندرایک ایک لڑکاپیداہوگا۔ مگرایک ایک آنکھ سے اندھے ہوں گے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوااوروہ دونوں لڑکے موجودہیں جواس وقت جوان ہیں ۔ پیرکی زندہ کرامت دنیادیکھ رہی ہے اوراس نے کہاتھا تعویذپھٹنے کی وجہ سے کانے ہوں گے ۔ فافہم

کرامت2 :

پیرصاحب مذکورایک آدمی کے ہاں واردہوئے اوراس کوکہنے لگے ۔ مجھے دودھ پلاؤ ۔ اس نے نہایت عاجزی سے عرض کی ۔ پیرجی میری بھینس بھی حاملہ ہے جب جنے گی توپلاؤنگا پیرصاحب خاموش ہوکرچلےگئے ۔ چنددنوں بعدپھرپیرصاحب تشریف لائے تواس کی بھینس سوئی ہوئی تھی ۔ اس نے پیرصاحب کوسیراب کرکے دودھ پلایا۔ توپیرصاحب نے دعادی کہ جاؤ تمہارے گھربھینسیں ہمیشہ مادہ ہی جناکریں گی اوربہت بڑھیں گی ۔ چنانچہ اب اس کے پاس چالیس بھینسیں ہیں اورمادہ ہی جنتی ہیں ۔ اس دعاکے بعدکسی بھینس نے آج تک ایک نربھی نہیں جنا ۔ فافہم

کرامت3 :

ایک مریدپیرصاحب کے پاس آیااورکہا ۔ فلاں گھرمیری منگنی (نسبت) ہوئی ہے اوروہ مجھے اب رشتہ نہیں دیتے ۔ پیرصاحب اس کے گھرگئے ۔ انہوں نے نہ مانا ۔ پیرصاحب نے بددعادی کہ تمہاری لڑکی کے بے صبری کردے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوااوروہ اب زندہ ہے ۔ زناکرانے سے سیراب ہی نہیں ہوتی ۔ جب دیکھوبازاروں میں پھرتی نظرآتی ہے ۔ فافہم

کرامت 4 :

ایک گاؤں میں پیر صاحب گئے وہاں مچھر کاٹتے تھے ۔ لوگوں نے شکایت کی ۔ پیر صاحب نے کہا مکانوں کے اندر سویا کرو مچھر نہیں کاٹیں گے ۔ چنانچہ اب تک ایسے ہی ہوتا ہے جب لوگ اندر سوتے ہیں تو مچھر نہیں کاٹتے جب باہر سوتے ہیں مچھر ویسے ہی کاٹتے ہیں ۔

اسی طرح اور بہت سے واقعات خوارق عادات ہیں جن کو میں چھوڑتا ہوں ۔ یہ چند بطور ''مشتے از خروارے ''پیش کر دیئے ہیں ۔ خدا کے دشمنوں سے ایسی کرامتوں کا ظہور پذیر ہونا کیا حکمت ہے ؟

نبی علیہ السلام کے کلیات جو مقرر شدہ ہیں غلط ہیں ؟ مفصل لکھیں اس میں کیا حکمت ہے ؟ ازراہِ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں جزاكم الله خيرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ خدا کے فضل سے قرآن وحدیث سے واقف ہیں پھر ایسے توہمات میں کس طرح چلے گئے ۔ قرآن مجید میں اولیاء اللہ کی علامت یہ نہیں بتلائی کہ ان سے خرق عادات صادر ہوں ۔ بلکہ ان کی علامت ایمان تقویٰ اور پرہیز گاری بتلائی ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے :

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ - ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ --سورۃ یونس 62-63

ترجمہ : ۔ اولیاء اللہ کو کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا، اور نہ وہ غم کھائیں گے ۔ اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیز گاری کرتے تھے ۔ ''

اس آیت کریمہ نے مسئلہ بالکل صاف کر دیا کہ ولایت کا معیار ایمان اور تقویٰ ہے نہ کہ خرق عادات ۔ اگر خرق عادات سے ولایت حاصل ہو سکتی ہے تو پھر دجال سب سے فوق المرتبہ ولی ہے ۔ کیونکہ آسمان وزمین اس کے تابع ہوں گے ۔ زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا وہ سبزہ اگائے گی ۔ آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے ۔ وہ بارش برسائے گا ۔ زمین کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں ایک طرف کو اکٹھی ہو کر جاتی ہیں ۔ جن پر چاہے گا قحط سالی کر دے گا جن پر چاہے گا خوش حالی کر دے گا ۔ جنت دوزخ اس کے ہاتھ ہوگا ۔ باوجود اس کے وہ اشد کافر ہے اور خدا کا دشمن ہے عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے ۔

جو خرق عادات آپ نے ذکر کی ہیں ۔ دجال کے مقابلہ میں وہ کسی گنتی میں نہیں ۔ ایک آدھ خرق عادات کسی سے ہو جائے یا کوئی پیش گوئی درست نکل آئے تو دجال سے بہت کم ہے ۔ جب وہ خدا کا دشمن ہے تو دوسرا شرع کے خلاف چلنے والا شخص محض خرق عادات سے کس طرح ولی ہو سکتا ہے ؟ مشکوۃ وغیرہ میں حدیث ہے :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جن شیاطین زمین سے آسمان تک ایک دوسرے پر کھڑے ہو جاتے ہیں جب آسمان میں خدا کوئی فیصلہ کرتا ہے جو اہل زمین سے متعلق ہوتا ہے جیسے کسی کی موت وحیات کسی کی ہدایت، ضلالت یا امیری غریبی یا اسی قسم کا کوئی اور فیصلہ تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا فیصلہ کیا ۔ اس موقعہ پر جن شیاطین کوئی

بات سن لیتے ہیں اور زمین میں کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ آسمانی بات تو من وعن صحیح ہوجاتی ہے۔ اس کے ساتھ جھوٹ بھی سچ سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ شریعت کی رو سے کاہن کافر ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ خرق عادات پر ولایت کا مدار نہیں۔ ہاں ایمان اور پرہیزگاری کے بعد اگر کسی کے ہاتھ سے ایسا معاملہ ظاہر ہوجائے تو یہ اس کی کرامت ہے۔ اگر شریعت کا پابند نہیں اور پھر اس کے ہاتھ پر دجال کی طرح خرق عادات ظاہر ہوجائے یا کاہنوں کی طرح اس کی پیش گوئی پوری ہوجائے یا خبر صحیح ہوجائے تو یہ کرامت نہیں۔ بلکہ اس کو استدراج کہتے ہیں۔ یعنی آہستہ آہستہ پکڑنا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر خدائی انعام پورا ہو رہا ہے اور درحقیقت وہ بوجہ سرکشی کے دوزخ کے قریب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ --سورة الاعراف182

ترجمہ :۔ ''ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑتے ہیں کہ ان کو خبر نہیں ہوتی۔''

اس کے علاوہ اکثر اس قسم کے قصے جھوٹے اور مصنوعی ہوتے ہیں۔ ان کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی۔ داڑھی منڈے فقیر شرع کے مخالف ایسے قصے جوڑ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ عوام کالانعام سن سن کر فریفتہ ہوجاتے ہیں۔ آپ خود ہی اندازہ کرسکتے ہیں۔ کہ گدھی کے ساتھ بدفعلی کا قصہ کیسا افتراء ہے ایسا فعل کرکے بھی پیر بنا رہے اور اس کی دعا بھی تیر بہدف ہو۔ ایسے قصہ کی عامی سے عامی بھی تصدیق نہیں کرسکتا۔ آپ کے لیے یہ خطرہ کا باعث کس طرح بن گیا۔

اسی طرح پیر مہر شاہ کی کرامت جھوٹ ہے۔ اگر تعویذ کے پھٹنے کا اثر پڑتا تو نصف دھڑ پر پڑتا صرف آنکھ پر پڑنے کا کچھ مطلب نہیں۔ اصل میں وہ اتفاقیہ کانے ہوگئے۔ شہرت دینے والوں کو ایک بہانہ مل گیا کہ تعویذ پھٹنے کا اثر ہے۔ آپ ہمارا رسالہ ''سماع موتی'' ملاحظہ کریں۔ آپ کی پوری تسلی ہوجائے گی۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا خاص اس موضوع پر ایک رسالہ ہے اس کا نام ہے ''الفرقان بین اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان'' اس کا اردو ترجمہ بھی ہوچکا ہے وہ منگوا کر ضرور مطالعہ کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص198